جلد ۲۳ | مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۷ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۸۴

اتحادِ ملت والوں کا شیطان سے اتحاد

ترجمانِ احرار کی ایک خواہش جو فوراً پوری ہو گئی!

حال میں جب مجلس اتحاد ملت کے امیر المجاہدین مولانا محمد اسحاق مانسہروی نائب صدر مرکزیہ اور چند دوسرے ارکان نے یہ اعلان کیا۔ کہ چونکہ "احرار پنجاب نے لفظی اور خیالی ہمدردی تو درکنار جس مجرمانہ اور ظالمانہ طرز عمل سے تحریک شہید گنج کو ناکام بنانے کا اقدام کیا ہے۔ اس کو آئندہ نسلیں روسیاہی سے تعبیر کرنے پر مجبور ہونگی۔ اور احرار کی پیشانی سے یہ بدنما داغ قیامت تک بھی نہیں دھل سکیگا" اس لئے "شیطان سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ لیکن احرار پنجاب سے نہیں ہو سکتا" (مجاہد ۲۵ مئی) تو احرار تلملا اٹھے۔ مگر ان کے ترجمان "مجاہد" نے "اتحاد ملت والے کونسلوں کی خاطر شیطان سے اتحاد گوارا کرینگے مسلمان یہ بات نوٹ کریں" کے عنوان سے فوراً ایک اعلان شائع کیا جس میں لکھا:۔

"باہر کی دُنیا کو شاید نہ معلوم ہو۔ حالات کا گہرا مطالعہ کرنے والے ابتدا سے ہی جانتے تھے کہ اتحاد ملت کے ذمہ دار ارکان ابتداء ہی سے کونسلوں کے لئے بے تاب تھے۔ چنانچہ مولانا ظفر علی ڈاکٹر محمد عالم کی انگیخت پر خود بھی کونسل میں بطور امیدوار کھڑے ہونے کے لئے تیار کر دیئے گئے شہید گنج کی ٹکٹ پر کونسلوں کی قرار داد نے "اتحاد ملت" کی ریاکاری کا جامہ چاک کر دیا۔ اب تو ہندوستان میں شاید ایک مسلمان بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو اتحاد ملت کے ذمہ دار کارکنوں کی مصلحتوں کو نہ سمجھتا ہو۔ مسلمان یاد رکھیں۔ کہ مولانا ظفر علی اور ان کے رفقاء کونسلوں میں جانے کے لئے شیطان سے بھی اتحاد کر لیں گے۔ اگر مسٹر محمد علی جناح احرار کے متعلق راولپنڈی کے اتحاد ملتی کارکنوں کی برملا مذمت نہ کرتے تو شاید اتحاد ملتی مسٹر جناح کے پاؤں پکڑ لیتے۔ اور لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہو جاتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہوں نے پہلے مسٹر جناح کو منظوری دی۔ اب حسب عادت مکر گئے کیونکہ انہیں غلط طور پر یہ خیال ہو گیا۔ کہ شہید گنج کے ٹکٹ پر زیادہ ووٹ مل سکیں گے۔ یہ اندازہ نہ کیا کہ لوگ اس کو غداری سمجھیں گے۔ شہید گنج کے چور دروازے سے کونسلوں میں داخلے کے خلاف مسلمانوں کا متفقہ احتجاج دیکھ کر شکر بے حد شرمندہ ہو رہے ہیں لیکن جن لوگوں نے شہید گنج کے نام پر مسلمانوں کو شہید کرایا اور پھر سول نافرمانی سے انکار بھی کرتے رہے۔ شہید گنج کے ٹکٹ کا اعلان کیا۔ کبھی خاموشی سے نہ بیٹھیں گے۔ وہ کونسلوں کی خاطر شیطان سے اتحاد خوشی سے کر لیں گے اور ہزار حیلے بہانے سے کونسلوں میں جا گھسیں گے"

اس اعلان کے بعد جو کچھ ظہور پذیر ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ "مجاہد" نے احرار کی اندرونی حالت اور ان کی عملی زندگی سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہوئے جو بات قبل از وقت کہدی تھی۔ وہ حرف بحرف پوری ہو گئی۔ اور وہ اس طرح کہ اتحاد ملت والوں نے ایک پارٹی سے اتحاد کر لیا۔ چنانچہ اخبار "احسان" (۳۱ مئی) نے اپنے صفحہ اول پر بعنوان "مجلس احرار اور مجلس اتحاد ملت میں اتحاد ہو گیا ہے" سینہ چاکان چمن سے سینہ چاک "لکھا۔ "گجرات میں زعمائے احرار اور رہنمایان اتحاد ملت کے درمیان گفتگوئے مصالحت ہو رہی ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دونوں جماعتوں میں اتحاد ہو گیا ہے عنقریب مسجد شہید گنج کے متعلق لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے دونوں جماعتوں کی ایک مشترکہ کانفرنس لاہور میں منعقد ہوگی"

پھر مولوی عطاء اللہ نے اس اتحاد کا اعلان کرتے ہوئے کہا:۔

"چونکہ اب ہمارے اختلاف مٹ چکے ہیں اس لئے ہم تقریر یا تحریر کے ذریعہ زمیندار یا مولانا ظفر علی خاں کے متعلق کچھ نہ کہیں گے اور مسجد شہید گنج کے بارے میں عنقریب زعمائے ملت و علمائے دین کی جن کو سیاسیات پر بھی پورا عبور حاصل ہوگا۔ کانفرنس بلائی جائیگی"

اخبار "زمیندار" نے اس اتحاد کی جو تفصیلی روئداد شائع کی۔ اس میں لکھا۔ کہ:۔

"مجلس احرار پورے گیارہ مہینوں کے بعد اپنا سابقہ نظریہ بدل کر مسلمانوں کی رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے مسجد شہید گنج کی واگزاری کے لئے کمربستہ ہو گئی ہے"

گویا اتحاد ملت والوں نے بشمول مولوی ظفر علی صاحب نہ صرف احراری لیڈروں مولوی عطاء اللہ۔ مولوی داؤد غزنوی۔ چودھری افضل حق۔ مولوی مظہر علی سے اتحاد کر لیا۔ بلکہ انہیں "شہید گنج کے چور دروازہ سے" گزرنے پر بھی آمادہ کر لیا۔ اب گو بات بالکل واضح ہے۔ تاہم اگر "مجاہد" اپنے دوسرے ضمیمہ میں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اتحاد ملت والوں کے اتحاد کرنے کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ بتا دے۔ کہ اس کے حسب ذیل فقرات کے لحاظ سے شیطان کون لوگ ثابت ہوتے ہیں۔ تو یقیناً وہ مسلمان بے حد خوش ہونگے۔ جنہیں اس نے یہ فقرات نوٹ کرائے اور یاد رکھنے کی تاکید کی تھی۔ کہ "مولانا ظفر علی اور ان کے رفقاء کونسلوں میں جانے کے لئے شیطان سے بھی اتحاد کر لیں گے" "وہ کونسلوں کی خاطر شیطان سے اتحاد خوشی سے کر لیں گے"

بے شک اتحاد والوں نے جو اتحاد کیا تھا۔ وہ دو تین دن کے اندر اندر ہی پارہ پارہ ہو چکا ہے۔ لیکن شیطان سے اتحاد اس سے زیادہ رہ بھی کیا سکتا ہے:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ رجون۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو کل بیماری کا سخت دورہ ہوا۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں

آج بعد نماز عصر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ سابق مبلغ جرمنی کی لڑکی صالحہ خانم صاحبہ کا نکاح جو اسی سال میٹرک میں پاس ہوئی ہیں۔ مولوی عبدالجبار صاحب بی اے بی۔ ٹی میمن سنگھ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اس تقریب پر مولوی مبارک علی صاحب نے بہت سے اصحاب کو دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی ؛

اخبار احمدیہ

تبادلہ بابو محمد سعید صاحب کلرک محکمہ ایس۔ اینڈ۔ ٹی۔ راولپنڈی سے تبدیل ہو کر کوہاٹ جا رہے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سرگرم اور ہوشیار ممبر تھے۔ اور اس جگہ اپنے قیام کے دوران میں خدمت سلسلہ میں بڑی سرگرمی سے مصروف رہے۔ ۲ رجون مقامی احباب نے صاحب موصوف کو الوداعی پارٹی دی۔ جس میں بعض دوستوں نے تقریریں بھی کیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ مولا کریم انہیں مزید خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔

خاکسار مرزا محمد حسین سکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی ؛

پتے درکار ہیں حافظ فضل احمد صاحب ولد نور احمد صاحب ساکن ڈنگہ کے متعلق اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ نیز محمد علی صاحب ولد شیخ حسین صاحب سکن لاہور بھی لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو پتہ بھیجدیں (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

اجرائے الفضل کے لئے پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی سفارش پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لکھتے ہیں۔ کہ اگر کسی دوست نے برائے ثواب الفضل کسی مستحق دوست کے نام جاری کرانا ہو۔ تو اس پتہ پر جاری کرا کر ممنون فرمائیں۔ ڈاکٹر فضل الرحیم صاحب احمدی موضع موحیانوالہ ڈاکخانہ چیلیانوالہ ضلع گجرات۔

کوئی صاحب استطاعت دوست توجہ فرما کر ثواب حاصل کریں (مینیجر)

درخواست ہائے دعا (۱) میں قریباً دو ماہ سے بیمار ہوں۔ اب چند یوم سے بیماری کا سخت حملہ ہوا ہے۔ نیز میرے بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار محمد اشرف طبیب احمد آباد سٹیٹ سندھ (۲) میرے بڑے بھائی کا لڑکا بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں نیز دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے بھائیوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے خاکسار بہادر خاں۔ سانگلہ ہل۔ (۳) میرا لڑکا عبدالرشید اور میرا پوتا صلاح الدین بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد اللہ۔ انبالہ شہر (۴) خاکسار کی بیوی کے دائیں ہاتھ کو گرنے سے چوٹ آئی ہوئی ہے۔ جس کو عرصہ پانچ ماہ کا ہوا ہے۔ باوجود متواتر علاج کرنے کے تاحال صحت نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار غلام قادر پٹھانکوٹ) (۵) میری اہلیہ صاحبہ کو تاحال کامل صحت نہیں ہوئی احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ (خاکسار سید ظہور احمد شاہ ڈیٹرتری اسسٹنٹ ورکس بک ڈپو بٹالہ (۶) خاکسار نے امسال۔ ایف اے۔ ایل کا امتحان دیا ہے۔ میرے چند دوستوں نے بھی ایف۔ اے۔ ایل اور ایل ایل۔ بی کے امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ احباب ہم سب کی کامیابی کے لئے دعا کریں خاکسار عبد الرحمٰن پنڈی لالہ ضلع گجرات (۷) خاکسار نے حال ہی میں اپنی ملازمت کے دوران میں ترقی حاصل کرنے کے لئے ایک امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔

خاکسار فیروز الدین ٹانک

نعتیہ غزل

موت اور زندگی کا تُو فلسفہ بتا دے
صبحِ مراد بن کر جلوہ ذرا دکھا دے

وحدت بھرے ترانے اک بار پھر سنا دے
الفت کا جام لے کر مے پیت کی پلا دے

قرآں کی عظمتوں کا جوہر ہمیں دکھا دے
تسلیم و معرفت کا اک گلستاں کھلا دے

ناکامِ آرزو ہوں۔ شرمندۂ دُعا ہوں
بگڑی بنانے والے۔ بگڑی مری بنا دے

ظلمت کدہ بنا ہے دل اس میں نور بھر دے
تاریک بزمِ جاں ہے۔ تو اس کو جگمگا دے

تیرے کرم کا دل سے ممنوں رہوں گا پیہم
اپنی نوازشوں سے خالق سے گر ملا دے

آساں ہے جبکہ مشکل ہر جنبشِ نظر پر
کیونکر ترا یہ ثاقبؔ دل سے تجھے بُھلا دے

(شیخ محمد صدیق ثاقب۔ فیروزپور شہر)

ایک غلطی کی اصلاح

الفضل ۲۸۳ مورخہ ۶ رجون ۱۹۳۶ء صہ کالم ۳ پر ایک فقرہ اصل میں یوں ہے "اور اب تو خیر سے جناب ڈاکٹر سر اقبال نے انہیں یہودیت کی شاہ راہ پر ایسا دھکا دیا ہے۔ کہ انہیں انتہا تک پہونچا کر ہی اپنی طاقت ختم کریگا"۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

مولوی فاضل اپنی سندات لے لیں

ان طلباء کی سندات آ چکی ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۳۵ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ لہٰذا ان کو دو ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس عرصہ میں اپنی سندات دفتر جامعہ احمدیہ سے وصول کر لیں۔ ورنہ اس عرصہ کے گزر جانے کے بعد کسی کا یہ عذر نہ سنا جائے گا۔ کہ مجھے سند نہیں ملی ؛

نوٹ۔ سند لینے کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کا بقایا ادا کر دیا جائے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ قادیان)

درس القرآن کے متعلق اطلاع اس پرچہ میں درس القرآن کا ضمیمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی ایسے بھائی کو جس نے اپنے نام درس جاری کرنے کے لئے لکھا ہو......

ضمیمہ کے صفحات ۲۳ تا ۲۴ [illegible] اطلاع دیں

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شرمناک دشنام طرازی

حکومت پنجاب کھلی شیطنت کا کیوں تدارک نہیں کرتی

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار ایک لمبے عرصہ سے جو گند اچھال رہے ہیں۔ اور عوام کے جذبات کو مشتعل کر کے فتنہ و فساد پیدا کر رہے ہیں۔ وہ کوئی مخفی بات نہیں۔ انتہائی بے باکی کے ساتھ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن پر لاکھوں انسان پروانہ وار اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ گالیاں دیتے اور جماعت احمدیہ کے قلوب کو سخت مجروح کر رہے ہیں۔ مگر حکومت کانوں میں تیل ڈالے پڑی ہے۔ اور ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ حکومت پنجاب کی یہ خاموشی کیا معنے رکھتی ہے۔ حکومت کا قانون اس وقت تو فوراً حرکت میں آجاتا ہے۔ جب کسی اور پیشوائے مذہب کی شان کے خلاف کوئی بات کہی جائے۔ لیکن جب جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف انتہائی بدزبانی کر کے لاکھوں احمدیوں کے قلوب کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ تو حکومت بالکل عاجز ہو جاتی ہے۔ ہم اس پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ حالات حد درجہ نازک ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی نہایت کڑی آزمائش ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس صورت حالات کو بدلنے کی کوشش کرے۔ ورنہ نتائج کی ساری ذمہ داری اس پر عائد ہوگی۔

احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانیوں کا سلسلہ جو جگہ بجگہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کا ایک نمونہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو گنج (مغلپورہ) کے ایک جلسہ سے تعلق رکھتا ہے اس جلسہ کی جو رپورٹ ہمارے نامہ نگار نے ارسال کی ہے۔ وہ اگرچہ نہایت ہی دل آزار اور صبر شکن ہے۔ تاہم حکومت پر یہ واضح کرنے کے لئے کہ جماعت احمدیہ پر کس طرح کھلم کھلا ستم کیا جا رہا ہے۔ خلاصۃً درج ذیل کی جاتی ہے۔   ایڈیٹر

۲۳ر مئی احرار کا ایک جلسہ گنج مغلپورہ میں منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق ایسے ایسے ناپاک الفاظ استعمال کئے گئے جو حد درجہ دل آزار اور اشتعال انگیز تھے ان الفاظ کو من وعن لکھنے سے دل سخت مجروح ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس کے بغیر احرار کی شرمناک بدزبانی اور گندہ دہنی کا پورا نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا۔ اس لئے بکراہ ان الفاظ کو نقل کیا جا سکتا ہے:۔

بشیر احمد احراری کی اشتعال انگیزی

ایک شخص بشیر احمد احراری نے تقریر کرتے ہوئے کہا:

"جہاں اسلام کو دوسرے مذاہب مٹانے کی کوششیں ہیں۔ وہاں مرزائی جماعت بھی اس کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ کہ کسی طرح اسلام دنیا سے مٹ جائے۔ یہ فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں۔ بلکہ پرانا ہے۔ اس سے پہلے بھی کئی ایسے فتنے اسلام کے خلاف ہو چکے ہیں مرزائیت (نعوذ باللہ) ایک ایسی لعنت ہے اور ایسے خیالات اور عقائد کا مجموعہ ہے جن پر اگر انسان چلے۔ تو وہ اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ مثلاً خدا کا تخیل ایک ایسے رنگ میں پیش کیا ہے۔ کہ کسی مذہب نے بھی اس کو اس طرح پیش نہیں کیا۔ مرزا صاحب کا الہام ہے۔ کہ اخطی واصیب یعنی اے مرزا۔ میں ایسا خدا ہوں۔ جو کبھی خطا بھی کر دیا کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے خود خدائی کا دعوےٰ کیا۔ نئی زمین نیا آسمان بنایا۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ میں نے موسےٰ کو پیدا کیا۔ ابراہیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیدا کیا۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں۔ یہ بھی الہام ہوا۔ کہ انت منی وانا منک یعنی مرزا خدا میں سے ہے۔ اور خدا مرزا میں سے میرے خیال میں یہ الہام یوں چاہئے تھا۔ کہ انگریز مرزا سے ہیں۔ اور مرزا انگریزوں سے کیونکہ مرزا صاحب کو خود اس امر کا اقرار ہے۔ کہ میں حکومت کا خود کاشتہ پودہ ہوں۔ اور حکومت بھی یہی خیال کرتی تھی۔ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے۔ کہ میں نے حکومت کی تائید میں اور جہاد کے خلاف ہزاروں روپے خرچ کر کے کئی کتابیں تحریر کی ہیں۔ پھر گورنمنٹ کو لکھا۔ کہ یہ کافر مولوی جہاد کو جائز قرار دیتے ہیں۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ میں ان کا مقابلہ کرونگا۔ اے مسلمانو! تم ہی بتاؤ۔ کہ ایسا شخص جو قوم کا غدار اور باغی ہو۔ وہ نبی ہو سکتا ہے جب مرزا صاحب نے انگریزوں کو یہ بات لکھی۔ تب انگریزوں نے مرزا صاحب کو اس رنگ میں مدد دی۔ کہ نبی بنا دیا۔ اب مرزائیت ہندوستان میں اسی وقت تک ہے جب تک انگریز ہندوستان میں ہیں۔ جس دن انگریزوں کو یہاں سے نکال دیا جائے گا۔ مرزائیت خود بخود مٹ جائے گی۔ کیا وجہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے افغانستان ترکستان۔ عرب یا کسی اور ملک میں یہ دعویٰ نہ کیا۔ ہندوستان میں یہ دعویٰ کرنے میں سوائے اس کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ انگریز اس کی مدد کریں گے۔ پھر مرزا صاحب کا یہ بھی الہام ہے۔ کہ انت اسمی الاعلیٰ۔ اے مسلمانو تم سارے قرآن کو پڑھ جاؤ۔ کسی جگہ یہ نہیں لکھا۔ کہ مرزا میرا اسم اعلےٰ یعنی میرا سب سے اعلےٰ نام ہے۔ جس شخص کی زندگی ابتدا سے لیکر آخر تک عیاشی میں گزری ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں مثیل محمد ہوں میں مثیل مسیح ہوں حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر چھ چھ ماہ تک روٹی نہ پکتی تھی۔ اور نہ ہی چولہے میں آگ جلتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی کی شادی نہایت سادہ رنگ میں کی۔ مگر مرزا صاحب نے اپنی لڑکیوں کی شادی کے موقعہ پر زیورات رومال۔ انگوٹھیاں تک لاہور سے منگوائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سوتے تھے۔ مرزا غلام احمد قالینیں منگوایا کرتے تھے۔ جو بہت قیمتی ہوا کرتے تھے۔

پھر مرزا غلام احمد نے کہا ہے۔ کہ جو مجھ کو مانے وہ صحابہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر مرزا کے صحابہ کا تو حال ہی چھوڑ دو میر قاسم علی۔ میر محمد اسحاق۔ پادری محمد علی یعقوب بیگ اور مفتی محمد کاذب (مفتی محمد صادق صاحب) کی زندگیاں مطالعہ کے قابل ہیں۔ اور تو اور مرزا محمود ہی کو لے لیں۔ جو ان کے خلیفہ بن بیٹھے ہیں۔ ان کی اور ان کے تمام رفقاء کی زندگیاں عیاشانہ ہیں۔ ان میں کوئی ایمان نہیں۔ احمدیوں نے اسلام کے خلاف ایسی خرافات بکی ہیں۔ (استغفراللہ) کہ قابل برداشت ہی نہیں۔

لال حسین اختر کی بدزبانی

لال حسین اختر نے کہا:

میں صرف دو باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں

(۱) مرزا غلام احمد کے چال چلن کے متعلق

(۲) مرزائیوں کی اخلاقی حالت کے متعلق

مرزائیوں میں تو اتنی بھی جرأت نہیں کہ مرزا کو بجائے نبی کے ایک شریف النفس انسان ہی ثابت کر سکیں۔ مرزا صاحب میں مناظرہ کرنے کی قابلیت ہی نہ تھی۔

مرزا صاحب نے جھوٹ بھی بولا ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے۔ کہ میری جماعت ۰۰۰ ہے۔ اس کے ایک سال بعد تاج الدین تحصیلدار مرزا صاحب کے پاس گیا۔ اور کہا او مرزا تو بہت بدمعاش ہو گیا ہے (خاکش بدہن) تیری جماعت اتنی زیادہ ہے۔ اور تو انکم ٹیکس ادا نہیں کرتا۔ تو مرزا نے جھٹ کہہ دیا۔ کہ حضور میری امت کی کل تعداد ۳۱۸ ہے۔

تین سال کا عرصہ ہوا جبکہ مرزا محمود لائل پور میں مسجد کی بنیاد رکھنے کے لئے گیا۔ میں بھی وہاں پہونچ گیا۔ میں نے اس کو خط لکھا، کہ تیرا باپ تو لوگوں سے مناظرے کیا کرتا تھا۔ آ تو مرزا کی نبوت پر میرے ساتھ مناظرہ کرلے۔ تب اسکے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے جواب آیا کہ خلیفہ صاحب کہتے ہیں۔ میں مناظرہ نہیں کرونگا۔ بھلا جس شخص کا آزار بند پٹھان رات کو کھول جائیں۔ اس نے کیا مناظرہ کرنا ہے

جس شخص کا چالیس سال کی عمر میں سونے کی حالت میں سرحدی پٹھان ازار بند کھولیں اس کی بچپن میں کیا حالت ہوتی ہوگی قادیان کی حالت اب تو احرار کی بدولت خدا کے فضل سے اچھی ہو رہی ہے۔ آج سے ۲ سال قبل قادیان میں عورتوں کی عصمت خراب کی جاتی تھی۔ ان کی پردہ دری کی جاتی تھی۔ وہاں خون ہوتے تھے۔ غریب مسلمانوں کے گھر جلا دیئے جاتے تھے۔ مگر ان ظالموں کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ اے مسلمانو! مرزا کی نبوت کو قرآن اور حدیث سے ہرگز ہرگز نہ پرکھا کرو۔ کیونکہ ان کے نزدیک قرآن وحدیث کی کوئی وقعت نہیں۔ مرزا غلام احمد کا چال چلن یہ تھا۔ کہ کنجنیوں کا زنا سے کمایا ہوا مال کھانا بھی جائز سمجھتا تھا۔ ایک دفعہ مرزا صاحب اپنی چند مریدنیوں کو لے کر باغ میں گئے اور ان کو شہتوت لانے کے لئے کہا۔ وہ لائیں اور آپ نے کھانے شروع کر دیئے ایک مریدنی کو کہا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ تمہارے ہاتھ کے شہتوت زیادہ میٹھے ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے خواب دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے گرد کتے، بندر، سؤر، گدھے اور ہاتھی وغیرہ بیٹھے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی مسلمان ان کے نزدیک نہیں بیٹھا۔ اور ان درندوں اور حیوانوں سے مراد ان کے مرید ہیں۔ اے مسلمانو! اگر مرزا غلام احمد کے چال چلن کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت ہو۔ تو ایک کتاب کا مطالعہ کرو۔ جس کا نام "عشق مجازی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی بوسہ بازی" ہے۔

محمد حیات کی گندہ دہنی

لال حسین کے بعد ایک اور بدزبان محمد حیات نامی نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ حوالوں کو غلط پیش کرنا بددیانتی ہے۔ اور یہ بددیانتی مرزا صاحب نے کی ہے۔ مرزا صاحب کو صرف نحو بھی نہیں آتی تھی۔ مرزا محمود کہتا ہے۔ کہ خدا تو مرزا صاحب کو نبی کہتا تھا۔ مگر مرزا صاحب اس کو بائیس سال تک نہ سمجھ سکے۔ جب سرکار کی گورنمنٹ ایسے بددماغ کو نہیں رکھ سکتی۔ تو خدا کس طرح رکھ سکتا ہے۔ حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ مگر ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ کسی نبی نے حکومت وقت کی پیروی اور تابعداری نہیں کی۔ مگر مرزا صاحب نے حکومت وقت کی پیروی کی۔

آخر میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ اے مسلمانوں اگر تم مرزائیت جیسے زہریلے فتنہ کو مٹانا چاہتے ہو۔ تو احرار کا ساتھ دو اس کو مضبوط کرو۔ اور آنے والے امتحان میں اس کو کامیاب کرو۔ یعنی انتخاب میں ان کو ووٹ دو۔ جب احرار کامیاب ہو جائیں گے۔ تو مرزائیت خود بخود مٹ جائے گی۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا۔ (نامہ نگار)

ڈیرہ بابا نانک میں احمدیوں پر احرار کے مظالم

احرار کے مظالم کا ذکر جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک کے سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں کیا جاچکا ہے۔ اس وجہ سے انہیں احرار کی بربریت کا حال میں از سر نو شکار ہونا پڑا۔ اب جس گندی فطرت کا اظہار انہوں نے غلام حسین صاحب ٹیلر ماسٹر کی اہلیہ صاحبہ کی فوتیدگی پر کیا ہے۔ اس پر کوئی بھی سعید الفطرت انسان ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مرحومہ نے ۷ جون کو وفات پائی۔ جب ہم نے قبرستان کے پہرہ دار کو قبر کھودنے کے لئے کہا۔ تو احرار نے اُسے روک دیا۔ اور کہدیا۔ ہم میت کو قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں گے۔ اس کی اطلاع سب انسپکٹر صاحب پولیس کو دی گئی۔ اسی تک و دو میں میت تین بجے تک دفن ہونے سے رکی رہی۔ آخر سب انسپکٹر صاحب کے حسن انتظام سے میت دفن کی گئی۔ اس کے لئے ہم سب انسپکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(خاکسار: عبدالرحیم از ڈیرہ بابا نانک)

مقدمہ مسجد شہید گنج کے فیصلہ پر

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مسلم نامہ نگار کا تبصرہ

مسجد شہید گنج کے دیوانی مقدمہ کے فیصلہ سے جو اہم صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وہ صرف مسجد شہید گنج ہی سے تعلق نہیں رکھتی۔ اس فیصلہ میں ڈسٹرکٹ جج نے مسلمانوں کو مسجد شہید گنج میں نماز ادا کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔ اور یہ فیصلہ مسلمانوں کے لئے جو آج سے ایک سال قبل مسجد کے اشتعال انگیز انہدام سے حد درجہ متاثر ہو چکے تھے۔ نہایت مایوس کن ہے میرے خیال میں اگر ڈسٹرکٹ جج کے اس فیصلہ کو تسلیم کر لیا گیا۔ اور اس کا قانونی نظریہ برقرار رہا۔ تو مسلمان نہ صرف اس حق سے محروم ہو جائیں گے جس کا مطالبہ وہ مسجد شہید گنج کے بارہ میں کر رہے ہیں۔ بلکہ "وقف" کی قانونی اصطلاح بھی بالکل بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔

فاضل جج نے بنائے دعویٰ مسجد قرار دی ہے یا بالفاظ دیگر اس عمارت کو بنائے دعویٰ تسلیم کیا ہے۔ جسے بطور مسجد وقف کیا جاچکا تھا اس مقدمہ میں نہایت زبردست شہادتیں اور بیّن دلائل پیش کرنے کے لئے جو محنت ڈاکٹر عالم بیرسٹر ایٹ لا نے کی ہے۔ اس کا اعتراف خود فاضل جج پُر زور الفاظ میں کر چکا ہے۔ ڈاکٹر محمد عالم صاحب نے عدالت میں وہ اصلی دستاویز پیش کی۔ جو آج سے دو سو سال پیشتر تحریر ہوئی تھی اور جس کی رُو سے مسجد کو وقف قرار دیا گیا تھا جج نے اس دستاویز کو صحیح قرار دیا۔ اور اپنے اس نظریہ کو تاریخی واقعات اور مختلف دستاویزوں کے حوالوں کی ایک فولادی زنجیر سے جکڑ کر مضبوط اور اٹل بنا دیا۔

خطرناک قانونی نقص

فاضل جج نے نہ صرف بنائے دعویٰ کو مسجد تسلیم کر لیا۔ بلکہ اس نے یہ نظریہ بھی تسلیم کر لیا۔ کہ قانون اسلام کی رُو سے مسجد تاقیامت مسجد رہتی ہے۔ اور مسجد میں طبعی طور پر خواہ کسی قسم کا تغیر و تبدل ہی کیوں نہ ہو جائے مسلمان کو اس میں نماز ادا کرنے کے حق سے کبھی محروم نہیں کیا جاسکتا

فاضل جج نے یہ بھی تسلیم کر لیا۔ کہ مسجد ایک شخص کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اپنے مفاد اور حقوق کے لئے اپنے کسی دوست کے ذریعہ اپنے قیام اور اس مقصد کے لئے جس کے لئے اسے تعمیر کیا گیا تھا۔ دعویٰ دائر کر سکتی ہے۔

اگر اس مقدمہ کا فیصلہ شرع اسلامیہ کے مطابق کیا جاتا۔ تو سکھوں کے قبضہ مخالفانہ کی خواہ اس کی میعاد کتنی ہی ہوتی۔ مقدمہ پر کوئی اثر نہ پڑ سکتا تھا۔ اور جج نے اس امر کو خود تسلیم کیا ہے۔ لیکن اس نے یہ نظریہ بیان کیا، کہ اس مقدمہ کا فیصلہ قانون اسلام کے مطابق نہیں کیا جاسکتا۔ اور جج نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اسلام کے اس قانون پر کہ "مسجد تاقیامت مسجد رہتی ہے" سکھوں کے قبضہ مخالفانہ کے پیش نظر قانون میعاد مقدمہ کی دفعات کی رُو سے ہندوستان کا مروجہ قانون غالب آتا ہے۔

یہ ایک نہایت تشویشناک قانونی نکتہ ہے۔ اس فیصلہ کا غیر مبہم الفاظ میں یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اگر کوئی غاصب قطع نظر اس سے کہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم کسی وقف پر چند سال قابض رہ کر یہ ثابت کر دے۔ کہ اس وقف پر اس کا قبضہ مخالفانہ قائم ہو چکا ہے۔ تو یہ وقف ان خصوصیات سے محروم ہو جائیگا۔ جو اسے قانون اسلام کی رُو سے حاصل تھیں۔ اس فیصلہ کی موجودگی میں یہ خطرناک قانونی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی فریق کسی مسجد کے متولی یا عام مسلمانوں کے مقابلہ میں چند سالوں تک قابض رہ کر قبضہ مخالفانہ ثابت کر دے تو مسجد کو تمام ان خصوصیات سے محروم کیا جاسکتا ہے جو اسے قانون اسلام کی رُو سے حاصل تھیں اور اس کی بجز اینٹوں مٹی اور گارے کی ایک عمارت کے اور کوئی اہمیت باقی نہیں رہ جاتی۔ اور قانون کے اس نئے مفہوم سے چونکہ وقف اور عام جائیداد کا امتیاز بالکل اڑ جاتا ہے۔ اس لئے "وقف" کی قانونی اصطلاح کا مفہوم بالکل مسخ ہو جاتا ہے۔

قانونی نظائر

اس نظریہ کو قانوناً تسلیم کر لینا عدد درجہ مشکل ہے۔ ڈاکٹر محمد عالم نے دلائل پیش کرتے وقت عدالت ہائے عالیہ اور پریوی کونسل کے فیصلوں کی چند ایسی مثالیں پیش کیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا تھا۔ کہ اسلامی اوقاف کے مقدمات کے متعلق ہمیشہ قانون اسلام کو مروجہ قانون پر ترجیح دی گئی۔ اور اسلامی قانون کی رو سے نہ تو انتقال اوقاف ہی جائز ہو سکتا۔ نہ اوقاف کو کسی کی ذاتی جائداد قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ان پر مخالفانہ قبضہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند صاف مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

(۱) قانون انسداد فسادات کے ماتحت واٹسرائے سے حکم حاصل کر لینے کے بعد ایک وقف زمین کو ضبط کر لیا گیا تھا۔ لیکن اس ضبطی سے کافی مدت کے بعد چیف کورٹ اودھ نے فیصلہ صادر کیا کہ اسلامک لاء (قانون اسلام) کے ماتحت وائسرائے کا حکم بھی وقف کی حیثیت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔

(۲۴۱ انڈین کیسز ۱۳)

(۲) ایک اور موقعہ پر حکومت نے ایک وقف کو بحق ملک معظم ضبط کر لیا تھا۔ ضبطی سے تیس سال کے بعد عام نیلام کے ذریعہ ضبط شدہ وقف ایک ہندو کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا۔ لیکن اپیل کرنے پر عدالت عالیہ الہ آباد سے یہ فیصلہ صادر ہوا۔ کہ اسلامی قانون کی رو سے جو حیثیت وقف متنازعہ کو حاصل ہے۔ اس پر ضبطی یا مخالفانہ قبضہ ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتا

(۲۶ ویکلی نوٹس ۱۵۹)

(۳) حال ہی میں پریوی کونسل نے ایک مقدمہ (۱۹۳۶ء پنجاب لا رپورٹر ۱۸۲) میں یہ فیصلہ صادر کیا۔ کہ وقف جائداد پر اسلامی قانون کی روشنی میں نہ تو قانون انتقال اراضی کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اور نہ ذاتی قبضہ کا۔

فاضل جج نے ان فیصلوں اور اس قسم کے دیگر قوانین و فیصلوں کے متنوں کو نظر انداز کر کے قانون کا ایک ایسا انوکھا مفہوم پیش کیا ہے۔ جو قانون اوقاف کی بنیاد پر ایک ضرب کاری کے مترادف ہے۔

مجھے مسلمانوں سے پوری توقع ہے۔ کہ وہ اس قانونی نظریہ کی صحت کے لئے عدالت عالیہ تک پہونچیں گے۔ اور اگر عدالت عالیہ نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ کہ ڈسٹرکٹ جج لاہور کا نظریہ درست ہے۔ تو مسلمانوں کو یقیناً مجلس وضع قوانین تک پہونچ کر اس ناقص قانون میں خاطر خواہ تبدیلی کرانا پڑے گی۔ باقی رہا مسجد شہید گنج کا انفرادی معاملہ سو اس کے متعلق مسلمانوں کو پورا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ جو چاہیں اور جو مناسب سمجھیں کریں۔

دعویٰ خارج کرنے کی وجوہات

مسلمانوں کا دعوےٰ خارج کر دینے کی ایک اور دلیل یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ سکھ گوردوارہ ایکٹ کی بعض دفعات اور اس فیصلہ کے مطابق جو ۱۹۳۰ء میں انجمن اسلامیہ پنجاب کے دعوےٰ پر گوردوارہ ٹریبیونل نے صادر کیا تھا۔ دعویٰ زائدالمیعاد ہو چکا ہے۔ یہاں ایک اور اہم غور طلب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر گوردوارہ ٹریبونل کے فیصلہ کے مطابق ایک وقف کو سکھ گوردوارہ میں شامل کر دیا گیا۔ تو کیا اس سے اسلامی قانون منسوخ ہو گیا۔

ہمیں یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ عدالت ہائے دیوانی گوردوارہ ایکٹ کے ماتحت کوئی ایسا فیصلہ صادر کرنے کی مجاز نہیں۔ جس سے گوردوارہ ٹریبونل کے کسی ایسے فیصلہ پر اثر پڑے۔ کیا اس شرط سے اوقاف کی وہ حیثیت تبدیل نہیں ہو جاتی۔ جو اسلامی قانون کی رو سے حاصل ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گوردوارہ ایکٹ بناتے وقت مجلس وضع قوانین کا ہرگز یہ مقصد نہ تھا۔ کہ اسلامی اوقاف سکھوں یا سکھ گوردواروں کے حوالے کر دیئے جائیں۔ مسجد شہید گنج کے عجیب النوع مقدمہ سے ایک نہایت انوکھی اور غیر ارادی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ سکھوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے عمارت متنازعہ کو (جسے وہ مسجد تسلیم نہیں کرتے) گوردوارہ بھائی تارو سنگھ میں شامل کرنے کی درخواست کی۔ اس سلسلہ میں گوردوارہ ایکٹ کے ماتحت حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ جس پر ایک اسلامی انجمن نے گوردوارہ ٹریبونل سے درخواست کی۔ کہ مسجد کو گوردوارہ میں شامل نہ کیا جائے۔ لیکن ٹریبونل نے یہ درخواست مسترد کر دی اور ٹریبونل کا یہ فیصلہ مسلمانوں کے موجودہ مطالبہ کے تسلیم کرنے میں ایک زبردست روکاوٹ ہے۔

مسلمان گوردوارہ ٹریبونل کے فیصلہ کے باقی تمام اثرات کے ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن وہ یہ ہرگز تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ ٹریبونل کا فیصلہ ایک وقف کو غیر وقف قرار دے سکتا ہے۔ یا اسے ان خصوصیات سے محروم کر سکتا ہے۔ جو اس وقف کو اسلامی قانون کے مطابق حاصل ہیں۔ یا اگر متنازعہ وقف گوردوارہ بھائی تارو سنگھ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ تو اسلامی قانون بھی اس کی مسجد کی حیثیت بدل کر اس کے انتقال کی اجازت دے سکتا ہے

مسلمانوں کی آئندہ پوزیشن

فاضل جج نے اس سوال پر بھی یہی فیصلہ صادر کیا ہے۔ کہ گوردوارہ ایکٹ کی دفعات مسلم لا پر حاوی ہیں۔ اور موجودہ مقدمہ کی متنازعہ جائداد پر اسلامی قانون کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

ہمیں یہاں پھر کہنا پڑتا ہے۔ کہ قانون کا یہ مفہوم ہرگز صحیح نہیں۔ اور گوردوارہ ایکٹ کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا۔ جو فاضل جج نے لیا ہے۔ اس پر اس امر کی پھر ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ جج کے اس نظریہ کی صحت کا امتحان عدالت عالیہ میں کیا جائے۔ یہ قیاس کرتے ہوئے کہ گوردوارہ ایکٹ اور مسلم پرسنل لا میں اوقاف کے متعلق زبردست تضاد پیدا ہو گیا۔ مستقبل میں اس قسم کے مزید مواقع نہیں آئینگے۔ اس لئے ہمیں اس موقعہ پر پوری جدوجہد سے کام لینا چاہیئے۔ اور اگر یہی ثابت ہو۔ کہ دونوں قوانین میں ایک اہم اور غور طلب قانونی تضاد ہے۔ تو اسلامی قانون کے محفوظ کرنے کے لئے ہمیں بہر صورت مجلس وضع قوانین کی مشینری کے کل پرزوں کو حرکت میں لانا پڑے گا میں ڈاکٹر محمد عالم سے توقع کرتا ہوں۔ کہ وہ اب بھی اپنی مساعی کو اسی سرگرمی سے جاری رکھیں گے۔ جس سرگرمی کا مظاہرہ وہ ماضی قریب میں عدالتوں میں اسلامی قانون کا احترام کرانے کی غرض سے کر چکے ہیں۔

مجھے کامل یقین ہے۔ کہ عدالت عالیہ کو بھی یہی معلوم ہوگا۔ کہ ڈسٹرکٹ جج نے کلی طور پر غلط نظریہ قائم کیا ہے۔ اور عدالت عالیہ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اوقاف کے معاملہ میں قانون اسلام ہی ملک کا مروجہ قانون ہے۔ اور گوردوارہ ایکٹ کی دفعات اور قبضہ مخالفانہ کی دفعات پر حاوی ہے۔

یوم تحریک جدید ۲۸ جون ۱۹۳۶ء کو منایا جائے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال اعلان فرمایا تھا۔ کہ سال میں دو مرتبہ کوئی دن مقرر کر کے اس میں تمام احباب جماعت خورد و کلاں عورتوں مردوں کے روبرو تحریک جدید کے انیس مطالبات بیان کئے جایا کریں۔ چنانچہ اس کے مطابق دو مرتبہ یوم تحریک جدید منایا گیا ہے۔ اس سال کے واسطے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جون ۱۹۳۶ء کا دن مقرر فرمایا ہے۔ لہذا جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس دن اپنی اپنی جگہ پر نہایت وسیع پیمانہ پر ایسے جلسوں کا انتظام کریں۔ اور خواہ مختلف اشخاص کے ذریعہ اور اگر زیادہ تعداد میں موزوں اصحاب لیکچروں کے لئے نہ مل سکیں۔ تو کسی ایک صاحب کی تقریر کے ذریعہ سے انیس مطالبات کی وضاحت کر کے احباب جماعت کو ان کی تعمیل کی طرف توجہ دلائیں۔ اور جلسہ کی رپورٹ ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل کو بغرض اشاعت روانہ کر دی جائے۔

نوٹ۔ جن دوستوں کو اس جلسہ کے انعقاد میں دفتر تحریک جدید کے شائع کردہ ٹریکٹ "انیس مطالبات" کی ضرورت ہو۔ وہ دفتر کو [illegible] اطلاع دیں [illegible] (… تحریک جدید قادیان)

گاندھی جی کا اپنے بیٹے سے نرالا سلوک

دوسروں کو ضبط نفس کی تعلیم دینے والے کی انتہائی بے ضبطی

گاندھی جی نے اپنے سب سے بڑے بیٹے کے اس اعلان پر کہ وہ ہندو دہرم کو ترک کرکے مسلمان ہو رہا ہے۔ جو افسوسناک بیان شائع کیا ہے اور جس پر گذشتہ پرچہ میں کسی قدر تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ وہ من وعن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تا کہ معلوم ہو سکے۔ کہ ہندوستان کا وہ شخص جسے اپنے نفس پر ضبط رکھنے میں بڑا ماہر سمجھا جاتا اور جسے دوسروں کو یہ تعلیم دینے میں استاد خیال کیا جاتا تھا۔ وہ خود کس قدر ناکام ثابت ہوا ہے۔

گاندھی جی نے اپنا حسب ذیل بیان "مسلمان دوستوں سے اپیل" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ دو ہفتے ہوئے میرے سب سے بڑے لڑکے ہیرالال نے جو اس وقت ۵۰ سال کا ہے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور گذشتہ جمعہ وار ۲۹ مئی کو بمبئی میں جامع مسجد میں ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے کافی جوش و خروش کے درمیان اس نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے۔ نیز جب وہ اپنی تقریر ختم کر چکا۔ تو اس کے مداحوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس سے ہاتھ ملانے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی مساعی کرنے لگے۔ اگر اس نے دل سے اسلام قبول کیا ہے۔ اور کسی قسم کے دنیوی خیال سے آزاد ہے تو مجھے اس کے ساتھ کوئی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میرا یقین ہے۔ کہ اسلام اتنا ہی سچا مذہب ہے جتنا کہ میرا اپنا مذہب۔ لیکن اس کے قبول اسلام کے دل سے ہونے یا خود غرضانہ مقاصد سے آزاد ہونے کے بارے میں مجھے پورا پورا شبہ ہے۔

ہیرالال کیا ہے

ہر ایک آدمی جو میرے بیٹے ہیرالال کو جانتا ہے۔ اسے اس بات کا علم ہے کہ وہ کئی سال تک شرابی رہا ہے۔ اور اسے فاحشہ عورتوں کے پاس جانے کی بھی عادت ہے۔ گذشتہ کئی سال سے وہ اپنے دوستوں کی طرف سے دی ہوئی خیرات پر گذارہ کر رہا ہے۔ جو اس کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ اس نے کچھ پٹھانوں سے کافی زیادہ سود پر بہت زیادہ قرض لیا ہوا ہے۔ ابھی تھوڑا عرصہ پیشتر بمبئی میں پٹھان قرض خواہوں کی وجہ سے اسے جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ لیکن اس وقت اس شہر میں وہ وقت کا ہیرو مانا جاتا ہے۔ اس کی بیوی بڑی وفادار تھی۔ وہ ہمیشہ اس کے گناہ معاف کر دیا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی غیر ذمہ داری بھی۔ اس کے تین بچے۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی ہیں ان کا خرچ دینا اس نے بند کر رکھا ہے ابھی بہت ہفتے نہیں ہوئے۔ کہ اس نے اخبارات میں ہندو دوں۔ نہ کہ ہندو دہرم کے خلاف شکایت کی تھی اور مسلمان یا عیسائی بن جانے کی دھمکی دی تھی۔ اس خط کے الفاظ صاف بتاتے تھے۔ کہ زیادہ بولی دینے والے کے پاس اپنے آپ کو فروخت کرے گا۔ اس خط کا وہی اثر ہوا جس کی اسے خواہش تھی۔

ناگپور میونسپلٹی میں ملازمت

ایک ہندو کونسلر کی مساعی سے اسے ناگپور میونسپلٹی میں ملازمت مل گئی۔ اس کے بعد اس نے ایک اور چٹھی اخبارات میں شائع کرائی جس میں پہلا خط واپس لیا گیا تھا۔ اور اپنے قدیم مذہب میں اعتقاد کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ لیکن جیسا کہ حالات نے ثابت کر دیا اس کی مالی خواہش مطمئن نہ ہوئی۔ اور اسے اطمینان دینے کے لئے اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور بھی کئی حقائق ہیں۔ جن کا مجھے علم ہے اور جو میرے اس خیال کی تصدیق کرتے ہیں۔

ناگپور میں ملاقات

گذشتہ اپریل جب میں ناگپور میں تھا وہ مجھے اور اپنی ماں سے ملنے آیا۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ ان دنوں مختلف مذاہب کے لوگ میری جانب جو رجحان طبع رکھتے ہیں۔ وہ بڑا دلکش ہے۔

بھگوان عجائبات دکھا سکتا ہے۔ اور ہم نے سن رکھا ہے۔ کہ بھگوان پتھروں کو موم کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی جھٹ پٹ۔ مجھے اس سے زیادہ اور کوئی بات خوش کرنے والی نہ ہو گی۔ کہ ناگپور میں ہماری ملاقات اور گذشتہ جمعہ کے درمیانی وقفہ میں اس نے اپنے ماضی کے متعلق کفارہ کر لیا ہے۔ اور اپنی شراب خوری و رنڈی بازی کی عادت کو ترک کر کے بالکل تبدیل شدہ آدمی ہو گیا ہے۔ لیکن اخبارات کی اطلاعیں اس قسم کی کوئی خبر نہیں دیتیں۔ ابھی تک مستی اور عیش و عشرت میں وہ خوش رہتا ہے۔ اگر وہ تبدیل ہو گیا ہوتا۔ تو میرے دل کو خوش کرنے کے لئے وہ ضرور۔ مجھے لکھتا میرے تمام بچوں کو قول و فعل کی پوری پوری آزادی ہے۔ انہیں یہ بات سکھائی گئی ہے کہ جس طرح وہ اپنے مذہب کا احترام کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کا بھی احترام کریں۔ ہیرالال کو اس بات کا علم تھا کہ اگر وہ مجھے بتا دیتا تو اسلام میں شانتی اور حقیقی زندگی کی چابی اسے مل جاتی۔ میں اس کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ کرتا۔ لیکن ہم میں سے کوئی بھی اس میں اس کا اپنا لڑکا بھی جو ۱۸ سال کا ہے اور میرے پاس رہتا ہے، اس واقعہ کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ حتیٰ کہ اخبارات میں ہم نے اس کا اعلان پڑھا۔

مسلمانوں سے شکوہ

مسلمانوں کو اسلام کے بارے میں میرے خیالات کا اچھی طرح سے علم ہے۔ مسلمان میرے لڑکے کے مسلمان بن جانے پر پھولے نہیں سماتے۔ ایک مسلمان نے تو مجھے مندرجہ ذیل تار بھی دیا ہے۔

امید ہے کہ اپنے پسر کی مانند آپ بھی جو سچائی کے متلاشی ہیں۔ اسلام قبول کریں گے کیونکہ دنیا بھر میں یہی مذہب سچا ہے۔"

میں یہ بات صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ باتیں مجھے دکھی کرتی ہیں۔ میں اس مظاہرے کے پس پردہ کوئی مذہبی سپرٹ نہیں دیکھتا لیکن محسوس کرتا ہوں کہ ہیرالال کے قبول اسلام کے لئے جو لوگ ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے معمولی احتیاط بھی نہیں کی۔ جو ان کو اس قسم کے معاملہ میں کرنی چاہئے تھی۔

ہیرالال کے مسلمان بننے سے ہندو دہرم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور اسلام میں اس کا داخلہ اسلام کی کمزوری کا موجب ہو گا۔ اگر جیسا کہ میرا خیال ہے۔ وہ وہی خستہ حال رہا۔ جیسا کہ وہ پہلے تھا۔

مذہب کی تبدیلی

یقیناً تبدیلیٔ مذہب آدمی اور اس کے بھگوان کے درمیان ایک معاملہ ہے صرف بھگوان ہی اپنے بندوں کے دلوں کا علم رکھتے ہیں۔ میری رائے میں صاف دل کے بغیر مذہب کی تبدیلی مذہب اور خدا سے دھوکہ کرنے کے مترادف ہے۔ دل کو صاف کرنے کے بغیر مذہب تبدیل کرنا خدا پرست آدمی کے لئے خوشی کا نہیں۔ بلکہ افسوس کا موجب ہوتا ہے۔

آخری التماس

اپنے مسلمان دوستوں سے ان سطور میں مخاطب کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ وہ ہیرالال کا امتحان اس کے کارہائے گذشتہ کی روشنی میں کریں۔ اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ اس کا مذہب تبدیل کرنے کا اثر اس پر کچھ نہیں ہوا۔ تو اسے صاف صاف بتا دیں اور اسے ترک کر دیں۔ اگر انہیں اس میں سنجیدگی نظر آئے۔ تو اس بات کا خیال رکھیں کہ لالچوں سے اس کی حفاظت کی جائے۔ تا کہ وہ سماج کا ایک خدا پرست آدمی بن سکے۔ انہیں اس بات کا علم ہونا چاہئے۔ کہ بہت زیادہ بد معاشی کی وجہ سے اس کا دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ اور سچ جھوٹ اور بھلے برے میں تمیز کرنا اس کے لئے ممکن نہیں رہا۔ مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ اس کا نام ہیرالال ہو گا یا عبداللہ اگر ایک نام کی جگہ دوسرا نام اختیار کر کے وہ بھگوان کا بھگت بن سکتا ہے۔ تو وہ دونو ناموں میں پایا جاتا ہے۔

ایک قابل امداد بھائی

ایک احمدی دوست جو مڈل پاس ہیں درزی کے کام سے واقف ہیں۔ اور اپنے علاقہ میں احمدیت کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ کسی ایسی جگہ کام کرنیکے خواہشمند ہیں۔ جہاں احمدیہ جماعت قائم ہو۔ اگر

[illegible]

سٹار ہوزری کی جرابوں کے متعلق مبلغ فلسطین کی رائے

میں نے فلسطین میں دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کی تیار کردہ جرابیں منگوائی تھیں۔ اکثر احباب جماعت نے ان جرابوں کو خرید کر استعمال کیا۔ اور پسند کیا۔ یہ جرابیں میرے تجربہ میں عمدہ جرابیں ہیں۔ اگرچہ فلسطین میں رسوم جمرکیہ کے باعث یہ گراں نظر آتی ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ جرابیں اپنی ذات میں اچھی چیز ہیں۔ اللہ تعالےٰ مزید ترقی کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاء الجالندھری قادیان ۳-۳-۳۶

باجلاس لالہ گنڈا رام صاحب نائب تحصیلدار دسوہہ باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر

درجہ دوئم دسوہہ ضلع ہوشیارپور

غلام فرید خان ولد امیر بخش راجپوت سکنہ راجپور شمولہ بیرچھا تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بنام

کہان سنگھ ولد دولا سنگھ جٹ سکنہ پوال گنگا سنگھ ولد دولا سنگھ جٹ سکنہ پودل حال ساہد تارک الدنیا مسمات زینب بی بی بیوہ علی بخش راجپوت سکنہ راجپور شمولہ بیرچھا بذریعہ مختار عام اللہ خان ولد میراں بخش راجپوت سکنہ دھوبی ریاست کپورتھلہ

دعوے دلاپانے ۵۰ بابت لگان

مقدمہ بالا جن میں مدعا علیہم تعمیل سمن اور حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکورہ بالا جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۱-۶-۳۶ حاضر ہوکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ تحریر ۲۹-۵-۳۶

دستخط حاکم (مہر عدالت)

جیوب لیوے اسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کرکے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ

تریاق جریان

دھات رقت قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہو جملہ شکایات دور کرکے از سر نوجوان خوش و بشاش کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جسکا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) نوٹ۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی چھوٹے اشتہار کی امید ہے

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

ایک دلال کی ضرورت

احمد آباد سنڈیکیٹ کو اپنی اراضیات واقع صوبہ سندھ کی اجناس کی خرید و فروخت کے لئے ایک دلال کی خدمات کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احمدی احباب جو اس کام سے واقف ہوں۔ اپنی درخواستیں اپنے مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ دفتر سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان میں ارسال کریں۔ تفصیلات بذریعہ خط وکتابت طے کی جاسکتی ہیں۔ سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان۔

خواتین مشرق کیلئے ایک تحفہ جمیل!

جدید کشیدہ کاری

معزز خواتین اور کمسن شہزادیاں جو کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن اور اعلیٰ نمونے حاصل کرنے کیلئے بیچین رہتی ہیں۔ ان کے مذاق کے مطابق اس کتاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور عجیب و غریب کشیدہ کاری کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے انگلش ڈیزائن حاصل کئے گئے ہیں۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے رومالوں میز پوشوں پلنگ کی چادروں، دروازوں اور کھڑکیوں کے پردوں، کرسیوں کی گدیوں، الماریوں [illegible] زنانہ قمیصوں، بچوں کے فراکوں، ٹوپیوں، ساڑھی اور دوپٹوں پر بیل بوٹے کاڑھنے کے بہترین اور دلکش انگریزی ڈیزائن دیئے گئے ہیں۔ مختلف قسم کے انگریزی حروف ہیں۔ مونوگرام ہندی اور گورمکھی کے حروف مختلف قسم کے سات رنگوں میں آراستہ ہیں۔ بہترین کاغذ [illegible] خصوصیات ہیں جو کسی اور کتاب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی۔ آج ہی ایک جلد طلب فرمایئے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۴ جون۔ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے مرکزی حکومت کی ہیئیت بدل جائے گی۔ صوبجات خودمختار ہو جائیں گے اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت مرکزی حکومت کو کام کرنا پڑیگا صوبوں میں لا اینڈ آرڈر پر ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کوئی کنٹرول نہیں رہے گا۔ صوبوں کے حالات پر نگرانی۔ ہدایات دینا اور کنٹرول رکھنے کے اختیارات بھی مرکزی حکومت سے چھن جائیں گے۔ لیجسلیٹو فرائض اور ایگزیکٹو فرائض کی بھی از سر نو تنظیم کی جائے گی۔

لاہور ۴ جون۔ مجلس اتحاد ملت نے فیصلہ کیا ہے کہ مسجد شہید گنج کے متعلق آئندہ پروگرام بنانے کے لئے ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ جون کو لاہور میں آل انڈیا اتحاد کانفرنس منعقد کی جائے۔

دہلی ۴ جون۔ حال ہی میں دہلی کی ایک دوجن کے قریب دوکانوں میں آتشزدگی کی جو واردات رونما ہوئی تھی۔ اس کے متعلق یہ شبہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جان بوجھ کر آگ لگائی گئی ہے۔ کیونکہ ان میں سے بہت سی دوکانیں بڑی بڑی رقوم کے لئے بیمہ شدہ تھیں۔ اور اب انشورنس کمپنیوں کو پانچ لاکھ روپیہ کے قریب ادا کرنا پڑے گا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں بہت سے تاجروں اور دیگر متعلقہ اشخاص کے بیانات لئے ہیں۔ رائے شبہ ہے کہ اس قسم کی واردات کے لئے خاص سازش کی گئی ہے۔ جس میں تاجروں اور کسی انشورنس کمپنی کے ایجنٹ کا ہاتھ ہے ان کا مقصد اس طرح بیمہ کمپنیوں سے روپیہ حاصل کرنا بتایا جاتا ہے۔

جنیوا ۴ جون۔ آج انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں ۴۸ ملکوں کے نمائندے شامل ہوئے۔

الہ آباد ۴ جون۔ آج شام پنڈت جواہر لال صاحب نہرو الہ آباد واپس پہنچ گئے ایک دن آرام کرنے کے بعد آپ اناؤ پراونشل کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے جائیں گے۔

راولپنڈی ۴ جون۔ کل آدھی رات کے وقت بعض لوگوں نے چھاچھی محلہ میں ایک گوردوارہ کو آگ لگادی مگر آگ پر قابو پالیا گیا۔ صرف کھڑکیاں اور دروازے جل گئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۴ جون۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سر فیروز خان نون کو جو لنڈن میں ہائی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ امپیریل ٹریڈ کانفرنس میں جو عنقریب لنڈن میں منعقد ہوگی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے نوآبادیات کے نمائندے لنڈن آرہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس کے پیش نظر برطانوی بورڈ آف ٹریڈ نے ہندوستان اور جاپان کے درمیان نئے تجارتی معاہدہ کے متعلق گورنمنٹ ہند کی تجویز کا ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔

نینی تال ۴ جون۔ ریوا کے مہاراجہ سر گلاب سنگھ نے دنیا میں شیر مارنے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ حال میں انہوں نے ایک شیر مارا ہے جو ۵۰۱ واں ہے۔ اس خوشی میں محل میں انہوں نے محفل سرود منعقد کی۔

سیالکوٹ ۴ جون۔ اخبار پرتاپ لکھتا ہے کہ کل نو بجے شب ڈسکہ میں احمدیوں اور احراریوں میں شدید فساد ہو گیا۔ جس میں احرار نے جماعت احمدیہ کے افراد کو سخت مارپیٹ کی۔ اور بہت سے لوگوں کو زخمی کیا۔ مجروحین میں جناب چوہدری شکر اللہ خان صاحب برادر خورد جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی ہیں انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ پولیس نے کیس رجسٹرڈ کر لیا ہے اور تحقیقات جاری ہے۔

بریلی ۳ جون۔ معلوم ہوا ہے حکومت یوپی کے ہوم ممبر کنور سر مہاراج سنگھ ڈسٹرکٹ جیل میں اچانک گئے۔ اور وہاں خان عبدالغفار خان سے ملے۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان کے درمیان کیا بات چیت ہوئی۔

نئی دہلی ۴ جون۔ اپریل میں ہندوستان کی جتنی تجارت برآمد ہوئی ہے۔ اتنی پچھلے تین سال کے کسی اور مہینہ میں نہیں ہوئی تو۔ اپریل ۱۹۳۴ء میں گیارہ کروڑ روپیہ کی ہوئی ۱۹۳۵ء میں بارہ کروڑ روپیہ کی اور ۱۹۳۶ء میں ۱۵ کروڑ روپیہ کی۔ درآمد میں پچھلے سال کی نسبت ایک کروڑ سے زیادہ کی کمی ہوئی ہے روئی کے کپڑے کی درآمد میں پچاس لاکھ کی کمی ہوئی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲ جون۔ دریائے سندھ میں طغیانی کی وجہ سے دریا کے بند پر پانی بہت بڑھ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے شہر ابھی تک خطرے میں ہے۔

الہ آباد ۳ جون۔ معلوم ہوا ہے لارڈ لنلتھگو ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ کی بیکاری دور کرنے کے کام میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ انہوں نے سپرو کمیٹی کی رپورٹ پڑھی ہے اور اس کی بہت سی سفارشات کا ان کے دل پر اثر ہوا ہے۔ آئندہ ہفتے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی میٹنگ ہوگی۔ جس میں اس سوال کو زیر غور لایا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں سر تیج بہادر سپرو شملہ جا رہے ہیں۔ وہاں اس بارے میں وہ وائسرائے اور اس کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

روم ۳ جون۔ مارشل بڈوگلیو کا آج اپنے وطن میں واپسی پر شاہانہ استقبال ہوا۔ آپ کے اعزاز میں ۲۱ توپوں کی سلامی اتاری گئی۔

جافہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) عربوں کی قومی ہڑتال کی کونسل نے یروشلم کے مفتی کی وساطت سے شاہان عراق۔ یمن۔ افغانستان ایران۔ سلطان ابن سعود۔ اور مصطفیٰ کمال پاشا اور امیر عبد اللہ والی شرق الاردن کو برقیے ارسال کئے ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ مکمل سیاسی آزادی کے حصول کے لئے فلسطین کے عربوں کی مدد کی جائے۔

شملہ ۴ جون۔ سر فیروز خان نون ۱۱ جون کو شملہ سے بذریعہ سپیشل ٹرین لاہور روانہ ہونگے۔ لاہور میں مختصر قیام کے بعد آپ ۱۹ جون کی شام کو عازم کراچی ہونگے۔ آپ ۷ جون کو بذریعہ تار وزارت تعلیم سے علیحدگی کی اطلاع سر فضل حسین کو دیدیں گے اور سر فضل حسین اسی دن سے پنجاب کے وزیر تعلیم بن جائیں گے۔

کراچی ۴ جون۔ ایک مسلم وفد ۶ جون کو گورنر سندھ سے ملاقات کرے گا۔ جس میں جدید سندھ سکریٹریٹ اور سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ پر زور دیگا

کپورتھلہ ۴ جون۔ کل رات ایک شدید طوفان باد آیا۔ جس سے سینکڑوں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ ٹیلی گراف اور بجلی کے کھمبے بھی گر پڑے۔

پٹنہ ۴ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ آنریبل مسٹر عزیز وزیر تعلیم بہار گورنمنٹ نے مسٹر جناح کے پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ دیدیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ آنریبل مسٹر عزیز نے اس سے پہلے ایک بیان میں کہا تھا کہ مسٹر جناح نے ان کے مشورہ کے بغیر ہی پارلیمنٹری بورڈ میں ان کا نام لکھوا دیا۔

امرتسر ۴ جون۔ کل رات میلاد النبیؐ کی تقریب کے سلسلہ میں کٹڑہ مہاں سنگھ میں مسلمانان امرتسر کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا ظفر علی خان نے اپنی تقریر کے اختتام پر حاضرین سے کہا کہ وہ نیلی پوشوں میں شامل ہو جائیں۔ اس پر احراریوں کی طرف سے کہا گیا۔ ہرگز نہیں وہ کبھی نیلی پوش نہیں بنیں گے اس کے جواب میں نیلی پوشوں کی طرف سے احراریوں کو کہا گیا کہ بکواس مت۔ انہوں نے کہا تم مت بکو۔ غرض جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی اور فساد کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ جس پر جلسہ برخواست کر دیا گیا۔

لکھنؤ ۴ جون۔ لکھنؤ میں ہیضہ کی چھ وارداتیں ہوئی ہیں۔ بداؤں میں بھی ہیضہ پھیل رہا ہے۔

بمبئی (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے شیخ عبد اللہ گاندھی آئندہ سال حج کو جائیں گے اس کے بعد آپ اسلامی ممالک میں سیاحت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ مصر۔ شام اور ترکی کا دورہ کرنے کے بعد جب آپ واپس آئیں گے۔ تو بمبئی اسمبلی کے لئے انہیں بلا مقابلہ منتخب کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

پیرس ۴ جون۔ ہڑتال لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہی ہے موسیو بلم جو پہلے سوشلسٹ وزیر اعظم ہیں آج انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ وزیر داخلہ نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ نئی حکومت ہڑتالیوں کی خلاف قانون سرگرمیوں سے تعارض نہیں کریگی معلوم ہوا ہے۔ اس وقت تک اڑھائی لاکھ مزدور ہڑتال کر چکے ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی